REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

فی پرچہ ۱ر

جلد ۴۶/۱۱ | ۱۲ روفا ۱۳۳۶ھش ۱۲ جولائی ۱۹۵۷ء | نمبر ۱۶۳

ربوہ میں نماز عید الاضحی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے پڑھائی

ربوہ ۱۱ جولائی۔ پرسوں بروز منگل پونے سات بجے صبح مسجد مبارک میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز عید الاضحی پڑھائی۔ اور ایک پُر معارف خطبہ ارشاد فرمایا۔ خطبہ کے بعد حضور نے اجتماعی دعا فرمائی۔ اور پھر ازراہ شفقت احباب کو شرف مصافحہ بخشا۔

ـ اخبار احمدیہ ـ

ربوہ ۱۱ جولائی۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو ضعف اور دردِ نقرس کی شکایت ہے۔ احباب حضرت میاں صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

— سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ کو رات بھر ٹانگ میں درد اور بے چینی کی تکلیف رہی۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

قادیان سے ہندوستانی احمدیوں اور دیگر ہندوستانیوں کی طرف سے عید مبارک کا پیغام

قادیان سے مکرم ناظر صاحب اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے بذریعہ تار تمام ہندوستانی بھائیوں کی طرف سے عید الاضحی کے موقعہ پر سلام اور عید مبارک کا پیغام بھجوایا ہے۔

یورپ اور امریکہ کے احمدی مشنوں میں عید الاضحی کی تقریب پورے اسلامی وقار کے ساتھ منائی گئی

کثیر التعداد نو مسلموں کے علاوہ کئی غیر مسلم اعلیٰ شخصیتوں اور پریس کے نمائندوں کی شرکت

لنڈن ہیگ۔ واشنگٹن۔ نیویارک۔ ہیمبرگ اور زیورچ سے آمدہ اطلاعات

یورپ اور امریکہ کے مختلف احمدیہ مشنوں کی طرف سے بذریعہ تار یہ اطلاعات موصول ہوئی ہیں کہ یورپ اور امریکہ کے ان تمام بڑے بڑے شہروں میں جہاں احمدیہ مشنز قائم ہیں امسال بھی خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے عید الاضحی کی تقریب بڑی کامیابی اور اسلام کی مخصوص سادگی اور وقار کے ساتھ منائی گئی ہے۔ ان تمام شہروں میں اس تقریب پر وہاں کے سربرآوردہ، علمی اور سیاسی شخصیتیں۔ اخبارات اور ریڈیو کے نمائندے اور مختلف طبقوں کے معزز غیر مسلم افراد بھی شریک ہوئے جنہوں نے عید کے خطبہ کے ذریعہ اسلامی تعلیم اور عید الاضحی کے فلسفہ اور اس کی حکمت سے واقفیت حاصل کی۔

احمدیہ مسجد لنڈن

لنڈن سے مکرم مولوی مبارک احمد صاحب ساقی بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ یہاں عید کی تقریب پر پانچ سو سے زائد مہمان شامل ہوئے، جن میں بیشتر مختلف سیاسی شخصیتیں اور پارلیمنٹ کے کئی ممبر شریک ہوئے امام مسجد لنڈن مکرم مولود احمد خان صاحب نے عید کی نماز پڑھائی اور فلسفہ عید پر خطبہ دیا عید کے بعد تمام مہمانوں کے اعزاز میں دعوت طعام کا اہتمام کیا گیا۔

ہیگ

مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب نے سگراؤ (ہیگ) سے تار بھجوایا ہے کہ یہاں عید کی نماز مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے پڑھائی۔ مکرم چوہدری صاحب موصوف نے عید کی اہمیت اور قربانی کے فلسفہ پر ایک بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا اس موقعہ پر اخبارات اور ریڈیو کے دس نمائندے شریک ہوئے۔

واشنگٹن

واشنگٹن سے چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر کا تار آیا ہے۔ کہ یہاں اور امریکہ کے دوسرے مشنوں میں خدا تعالیٰ کے فضل سے عید الاضحی کی تقریب نہایت کامیاب رہی۔ واشنگٹن میں عید کی نماز مسجد فضل میں ادا کی گئی اور قربانیاں دی گئیں ...

نیویارک

نیویارک سے آمدہ تار مظہر ہے کہ یہاں مکرم مولوی نور الحق صاحب انور نے نماز عید پڑھائی۔ اور قربانی کے فلسفہ پر خطبہ دیا۔ اس موقعہ پر غیر مسلم مہمانوں کی ایک کثیر تعداد بھی موجود تھی۔ نماز کے بعد دس دنبوں کی قربانیاں دی گئیں۔

ہیمبرگ سے چوہدری عبد اللطیف صاحب نے اور زیورچ سے مکرم شیخ صاحب نے جو عید الاضحی کی تقریب کی رپورٹیں بھجوائی ہیں۔ ان کا خلاصہ کل کے اخبار میں شائع کیا جائیگا

تبلیغ اسلام کیلئے مکرم قریشی عبد الرحمٰن صاحب کا عزم سیلون

ربوہ ۱۱ جولائی۔ کل بذریعہ چناب ایکسپریس مکرم قریشی عبد الرحمٰن صاحب شاہد واقف زندگی اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے سیلون جانے کے ارادہ سے کراچی روانہ ہو گئے۔ ربوہ ریلوے سٹیشن پر وکالت تبشیر کے زیر اہتمام اہالیان ربوہ کی ایک کثیر تعداد نے انہیں پُرجوش طریق پر اجتماعی دعا کے ساتھ الوداع کہا۔ مکرم قریشی صاحب ۱۲ جولائی کو کراچی سے دکرڈریہ جہاز پر کولمبو کے لئے روانہ ہوں گے۔

مکرم قریشی عبد الرحمٰن صاحب شاہد سیلون ہی کے رہنے والے ہیں۔ وہ ۱۹۳۹ء میں حصول تعلیم کے لئے اپنے وطن سے قادیان آئے تھے۔ اور اب جامعۃ المبشرین سے "شاہد" کی ڈگری لے کر تحریک جدید سے بحیثیت مبلغ اپنے وطن گئے ہیں۔

۸ جولائی کو وکالت تبشیر کی طرف سے اور ۱۰ جولائی کو طلباء ہوسٹل جامعۃ المبشرین کی طرف سے ان کے اعزاز میں دعوت چائے کا اہتمام کیا گیا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مکرم قریشی صاحب کا حافظ و ناصر ہو اور انہیں ان کے مقاصد میں کامیابی و کامرانی عطا فرمائے۔ آمین

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم صحابی اور سلسلہ احمدیہ کے ممتاز بزرگ حضرت بھائی عبد الرحیم صاحب انتقال فرما گئے

ـ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ـ

ربوہ ۱۰ جولائی۔ یہ خبر نہایت افسوس کے ساتھ سنی جائے گی کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدیم صحابی اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ممتاز بزرگ حضرت بھائی عبد الرحیم صاحب کل مورخہ ۱۰ جولائی بروز عید ۹½ بجے صبح ۸۲ سال کی عمر میں وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت بھائی صاحب رضی اللہ عنہ کئی سال سے بعارضہ فالج بیمار تھے۔ گزشتہ چند ماہ سے بلڈ پریشر کے بڑھ جانے اور دل کے عارضہ کی وجہ سے تکلیف زیادہ ہو گئی تھی۔ اور نقاہت بڑھتی جا رہی تھی۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۲ جولائی ۱۹۵۶ء

ناسخ منسوخ

"جماعت اسلامی کیا ہے" کے زیر عنوان مولانا عامر صاحب عثمانی مدیر تجلی کا ایک پیغام مسلمان عوام کے نام ہفت روزہ "ایشیا" میں شائع ہوا ہے۔ جس میں مولانا نے لکھا ہے کہ:۔

"اصل میں علمائے ہند کی کثیر تعداد جو مخالف نظر آرہی ہے اس کا باعث یہ ہے کہ اکثر علماء جمعیتہ العلماء کے سلسلۃ الذہب سے بند گئے ہوئے ہیں اور جمعیتہ العلماء خود اپنی صفات مقدسہ کے لحاظ سے کیسی ہی ارفع و اعلیٰ ہو۔ لیکن ان الحکم الا للہ اور ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان جیسی آیات کو وہ کم سے کم اجتماعی زندگی کے بعض دائروں میں عملاً آؤٹ آف ڈیٹ یعنی خارج المدت تسلیم کرچکی ہے بخلاف جماعت اسلامی کہ وہ آج تک قرآن کی ہر آیت بلکہ ہر لفظ کو واجب القبول اور زندہ جاوید مانتی ہے اور گمان کرتی ہے کہ یہ اللہ کی کتاب قیامت تک ہر زمانے اور ہر ملک و قوم کے لئے اپنے تمام مندرجات کے ساتھ لازم القبول ہے۔ یہ بنیادی اختلاف لازماً دونوں کے راستے جدا کرتا ہے (ایشیا مورخہ ۲۴ جون ۱۹۵۶ء)

یہ درست ہے کہ قرآن کریم کی کوئی آیت بلکہ زیر و زبر تک منسوخ نہیں اور یہ بھی درست ہے کہ اہل علم حضرات نے ایک بڑا حصہ قرآن کریم کا منسوخ قرار دیا ہوا ہے لیکن یہ حقیقت اس زمانہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیش کی ہے اور جماعت احمدیہ کا واحد جماعت ہے جو قرآن کریم میں کسی ناسخ منسوخ کی قائل نہیں

اگر جماعت اسلامی بھی یہی عقیدہ رکھتی ہے جیسے کہ مولانا عامر صاحب عثمانی کو دعویٰ ہے تو یہ صرف جماعت احمدیہ کی تقلید میں ہے۔ لیکن ہمارا قیاس ہے کہ جماعت اسلامی کے کسی عالم یا خود مودودی صاحب نے اس بات کو غیر مبہم الفاظ میں پیش نہیں کیا۔ خاص کر اس طرح جس طرح کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کو صاف صاف لفظوں میں پیش کیا ہے

اگر جماعت اسلامی کا واقعی یہ عقیدہ ہے تو چاہیئے کہ مودودی صاحب اس کے متعلق صاف صاف لفظوں میں بیان شائع کریں۔ ذیل میں ہم فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کا ایک اقتباس درج کرتے ہیں جس سے جماعت احمدیہ کے موقف پر روشنی پڑتی ہے۔ فہو ھذا

"عام طور پر مسلّمہ رائے یہ ہے کہ سورہ توبہ (سورۃ ۹) کی پانچویں آیت نے ان کی آیات کو منسوخ کر دیا جن میں صرف دفاع کے لئے کفار کے خلاف قتال کی اجازت دی گئی تھی اس کے برعکس احمدیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ قرآن مجید کی کوئی آیت کسی دوسری آیت کو منسوخ نہیں کرتی اور دونوں قسم کی آیات یعنی مکی آیات اور سورہ توبہ کی متعلقہ آیات کے دائرے مختلف ہیں۔ چنانچہ وہ پہلو بہ پہلو چل سکتی ہیں اس سے ناسخ و منسوخ اور اس کے اثرات و نتائج کی مشکل بحث شروع ہو جاتی ہے۔ احمدیوں کی طرف سے یہ استدلال پیش کیا جاتا ہے کہ ناسخ و منسوخ کا عقیدہ اس عقیدے کے منافی ہے کہ قرآن مجید لوح محفوظ میں تمام و کمال موجود ہے اس عقیدے (ناسخ و منسوخ) سے اس امر کا اعتراف لازم آتا ہے کہ منسوخ شدہ آیت کسی خاص موقع کے لئے اتری تھی اور اس موقع پر اپنا مقصد پورا کرنے کے بعد بیکار ہوگئی۔ گویا اللہ تعالیٰ کو بعد میں پیش آنے والے واقعات کا علم نہیں تھا جن سے وہ آیت بیکار ہو جانے والی تھی یا اس کا کوئی ناپسندیدہ نتیجہ نکلنے والا تھا۔ اس عقیدے کا تیسرا نتیجہ یہ بتایا جاتا ہے کہ اس سے اس دعوے کی جڑ کٹ جاتی ہے کہ اسلام کے قوانین ناقابل تغیر اور بے لچک ہیں کیونکہ اگر بدلے ہوئے حالات کی وجہ سے ایک نیا الہام ضروری ہو جاتا ہے تو الہام کی تکمیل کے بعد حالات میں جو تغیر ہوں گے وہ زیادہ تر الہامات کو بیکار اور متروک بنا دیں گے"۔

اس کے بعد تحقیقاتی عدالت کے فاضل ججوں نے وہ مکی آیات بھی اپنی رپورٹ میں درج کی ہیں جن کے متعلق یہ خیال کیا جاتا ہے کہ ان کو سورۃ توبہ کی پانچویں آیہ نے منسوخ کر دیا ہے۔ ہم رپورٹ ہی سے یہ آیات یہاں نقل کرتے ہیں:۔

سورہ ۲۔ آیات ۱۹۰ و ۱۹۳

(۱۹۰) وقاتلوا فی سبیل اللہ الذین یقاتلونکم ولا تعتدوا ان اللہ لا یحب المعتدین۔
اور تم لڑو اللہ کی راہ میں ان لوگوں کے ساتھ جو تمہارے ساتھ لڑنے لگیں اور حد سے نہ نکلو واقعی اللہ حد سے تجاوز کرنیوالوں کو پسند نہیں کرتا

(۱۹۳) وقاتلوھم حتی لا تکون فتنۃ و یکون الدین للہ ط فان انتھوا فلا عدوان الا علی الظالمین۔
اور ان کے ساتھ اس حد تک لڑو کہ فساد باقی نہ رہے۔ اور دین اللہ ہی کا ہو جائے اور اگر وہ لوگ باز آجائیں تو سختی کسی پر نہیں ہو سکتی سوائے بے انصافی کرنے والوں کے۔

سورہ ۲۲ آیات ۳۹، ۴۰

(۳۹) اذن للذین یقاتلون بانھم ظلموا وان اللہ علی نصرھم لقدیر۔
ان لوگوں کو لڑنے کی اجازت دی جاتی ہے جن سے لڑائی کی گئی کیونکہ ان پر ظلم کیا گیا ہے۔ اور یقیناً اللہ ان کو غالب کر دینے کی پوری قدرت رکھتا ہے۔

(۴۰) الذین اخرجوا من دیارھم بغیر حق الا ان یقولوا ربنا اللہ ط ولولا دفع اللہ الناس بعضھم ببعض لھدمت صوامع وبیع و صلوٰت و مساجد یذکر فیھا اسم اللہ کثیراً ط ولینصرن اللہ من ینصرہ ط ان اللہ لقوی عزیز۔
جو اپنے گھروں سے بلاوجہ نکالے گئے محض اتنی بات پر کہ وہ کہتے تھے۔ کہ ہمارا ربّ اللہ ہے اور اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کا ایک کا دوسرے سے زور نہ گھٹاتا رہتا۔ تو صومع۔ خلوت خانے عبادتخانے اور وہ مسجدیں جن میں اللہ کا نام بکثرت لیا جاتا ہے سب منہدم ہو گئے ہوتے۔ بیشک اللہ اس کی مدد کرے گا جو اس کی مدد کرے گا۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ قوت والا اور غلبے والا ہے۔

ان آیات کے متعلق تحقیقاتی عدالت نے اپنی رائے ان شاندار الفاظ میں بیان کی ہے۔

"مکی سورتوں کی مندرجہ ذیل آیات میں وہ بلند ترین اور پاکیزہ اصول پیش کیا گیا ہے جس کا دھندلا سا تصور اب کہیں جاکر بین الاقوامی قانون دانوں کو نظر آنے لگا ہے لیکن ہم برابر یہی تلقین کر رہے ہیں کہ جارحیت اسلام کی سب سے بڑی خصوصیت ہے"

اسی ضمن میں تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ کے مندرجہ ذیل الفاظ بھی قابل غور ہیں

"سورہ کافرون صرف تیس الفاظ پر مشتمل ہے۔ اس کی کوئی آیت چھ الفاظ سے زیادہ کی نہیں اس صورت میں وہ بنیادی خصوصیت واضح کی گئی ہے۔ جو کردار انسانی میں ابتدائے آفرینش سے موجود ہے۔ اور "لا اکراہ" والی آیت میں جس کا متعلقہ حصہ صرف نو الفاظ پر مشتمل ہے۔ ذہن انسانی کی ذمہ داری کا قاعدہ ایسی صحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ کہ اس سے بہتر صحت ممکن نہیں۔ یہ دونوں تین جو الہام الٰہی کے ابتدائی دور سے تعلق رکھتے ہیں۔ انفرادی اور اجتماعی حیثیت سے اس اصول کی بنیاد و اساس ہیں جس کو معاشرۂ انسانی نے صدیوں کی جنگ و پیکار اور نفرت و خونریزی کے بعد اختیار کیا ہے اور قرار دیا ہے کہ یہ انسان کے اہم ترین بنیادی حقوق میں سے ہے۔ لیکن ہمارے علماء و محققین اسلام کو جنگجوؤں سے کبھی علیحدہ نہیں کر سکے" (تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ صفحہ ۲۳۵)

یہ اقتباس ہم نے اس لئے دیا ہے کہ بعض اہل علم حضرات کے نزدیک یہ آیات بھی آیہ سیف سے منسوخ ہیں۔ اور ہمیں آخر میں نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آج ہم پاکستان

(باقی ص ۴ پر)

زندہ خدا —— پر —— زندہ ایمان

اسلام کی ایک عظیم الشان نعمت جو آج صرف احمدیت پیش کرتی ہے

خورشید احمد

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بانی سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اللہ تعالےٰ نے ہمیں اسلام کی جو سب سے بڑی نعمت اور عظیم الشان برکت عطا فرمائی ہے۔ وہ زندہ خدا پر زندہ ایمان ہے۔ یہ وہ نعمت ہے جو آج دنیا کے پردے پر صرف احمدیت۔ یعنی حقیقی اسلام سے وابستہ ہو کر ہی حاصل ہو سکتی ہے۔

مذہبی راہنماؤں کا اظہارِ عجز

دورِ حاضرہ کی مذہبی دنیا پر ایک نظر ڈالیئے! آپ کو ہر خیال ہر مسلک اور ہر عقیدہ کے افراد ملیں گے۔ ایک سے ایک بڑھ کر اپنے اندازِ فکر اور نقطۂ نظر کی برتری کا دعوےٰ کرنے والے نظر آئیں گے۔ بڑے بڑے صاحبِ قلم ادیب اور سحرالبیان خطیب بھی موجود ہونگے۔ اور بزعم خود زمین پر حق و صداقت کے واحد اجارہ دار ہونے کے مدعی ہوں گے۔ لیکن یقین جانیے آپ کو ان میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہ ملے گا۔ جو آپ کے دل میں اپنے خدا پر ہاں اپنے خالق و مالک کی ہستی پر حقیقی کامل اور زندہ یقین پیدا کر سکے۔ یا کم از کم ایسا ہونے کا امکان ہی ظاہر کر سکے۔ اگر آپ ان علمبردارانِ مذاہب سے یہ سوال کریں۔ کہ مذہب کی بنیاد اور اعمالِ صالح کا انحصار تو اس امر پر ہے کہ اللہ تعالےٰ کی ذات پر محکم یقین اور ایمان پیدا ہو جائے۔ لہٰذا آپ اپنے مسلک کی برتری کے دلائل دینے سے پہلے یہ یقین دل میں پیدا کرنے کا کوئی وسیلہ بتائیں تو وہ تمام حل و فضل کے دعاوی کے باوجود یہ کہنے پر مجبور ہوں گے کہ

"خدا کی ہستی کے متعلق زیادہ سے زیادہ جو کچھ آدمی کے امکان میں ہے۔ وہ صرف اس قدر ہے کہ آثارِ کائنات پر غور کر کے ایک نتیجہ اخذ کر سکے کہ خدا ہے اور اس کے کام شہادت دیتے ہیں۔ کہ اس کے اندر یہ یہ صفات ہونی چاہئیں۔ یہ نتیجہ بھی علم کی نوعیت نہیں رکھتا۔ بلکہ صرف عقلی قیاس اور گمانِ غالب کی نوعیت رکھتا ہے۔ اس قیاس اور ایمان کو جو چیز پختہ کرتی ہے۔ وہ یقین اور ایمان ہے۔ لیکن کوئی ذریعہ ہمارے پاس نہیں ہے۔ جو اس کو علم کی حد تک پہنچا سکے! اب آپ خود سوچ لیجئے۔ کہ جب خدا کی ہستی کے بارے میں بھی ہم دعوےٰ نہیں کر سکتے کہ ہم کو اسکے ہونے کا علم حاصل ہے تو آخر اس کی حقیقت کا تفصیلی علم کیونکر ممکن ہے!"

(ترجمۃ القرآن مولفہ مولانا ابوالاعلیٰ مودودی امیر جماعت اسلامی جلد ۳ عدد ۶ صفحہ ۳۵۴ و ۳۵۵)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زندگی بخش پیغام

دورِ حاضرہ میں سیدنا حضرت میرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام ہی وہ واحد شخصیت ہیں جنہوں نے بڑی تحدی کے ساتھ اعلان فرمایا کہ مذاہبِ عالم میں سے صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جو اللہ تعالےٰ کی ہستی پر کامل اور زندہ یقین پیدا کر سکتا ہے۔ اور یہ کہ آپکو اللہ تعالےٰ نے کفر و ظلمت کے اس ہمہ گیر دور میں اسلام کی اسی خصوصیت کو اجاگر کرنے اور زندہ ایمان و یقین پیدا کرنے کے لئے مبعوث فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ تحریر فرماتے ہیں۔

"آؤ! میں تمہیں بتلاؤں کہ زندہ خدا کہاں ہے اور کس قوم کے ساتھ ہے۔ وہ اسلام کے ساتھ ہے۔ اسلام اس وقت موسےٰ کا طور ہے۔ جہاں خدا بول رہا ہے۔"

"میں بار بار کہتا ہوں اور بلند آواز سے کہتا ہوں کہ قرآن اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت رکھنا اور سچی تابعداری اختیار کرنا انسان کو صاحبِ کرامات بنا دیتا ہے۔ اور اسی کامل انسان پر علومِ غیبیہ کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ . . . . میں اس میں صاحبِ تجربہ ہوں۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ بجز اسلام تمام مذہب مردہ ان کے خدا مردہ اور خود وہ تمام پیرو مردہ ہیں۔ اور خدا تعالےٰ سے زندہ تعلق ہو جانا بجز اسلام قبول کرنے کے ہرگز ممکن نہیں ہرگز ممکن نہیں۔"

(تبلیغ رسالت جلد ششم صفحہ ۱۸-۱۹)

زندہ اور کامل یقین کی اہمیت

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے ایمان محکم اور یقین کامل کی اہمیت و ضرورت کو واضح کرتے ہوئے دنیا کو بتایا کہ

(۱) "جب تک ایک مذہب اس بات کا ذمہ دار نہ ہو۔ کہ وہ خدا کی ہستی کو یقینی طور پر ثابت کر کے دکھلائے۔ تب تک وہ مذہب کچھ چیز نہیں ہے۔ اور بدقسمت ہے وہ انسان جو ایسے مذہب پر فریفتہ ہو۔ ہر ایک وہ مذہب ~~اخرت تک کا داغ~~ اپنی پیشانی پر رکھتا ہے۔ جو انسان کی معرفت کو اس مرحلہ تک نہیں پہنچا سکتا جس سے گویا وہ خدا کو دیکھ لے۔ اور نفسانی تاریکی روحانی حالت سے بدل جائے۔ اور خدا کے تازہ نشانوں سے تازہ ایمان حاصل ہو جائے۔ اور نہ صرف لاف کے طور پر بلکہ واقعی طور پر ایک پاک زندگی مل جائے۔ انسان کو سچی پاکیزگی حاصل کرنے کے لئے اس بات کی بڑی ضرورت ہے کہ اس زندہ خدا کا اسے پتہ لگ جائے۔ جو نافرمان کو ایکدم ہلاک کر سکتا ہے۔ اور جس کی رضا کے نیچے ایک نقد بہشت ہے۔" (براہین احمدیہ صفحہ ۹۴)

(۲) "اکثر لوگ ایسے فرضی خدا پر ایمان لاتے ہیں۔ جس کی قدرتیں آگے نہیں بلکہ پیچھے رہ گئی ہیں۔ اور جس کی شگفتگی اور طاقت صرف قصوں ...

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

یقین کی تیز شعاعیں

"مکاری سے بہت لوگ کہتے ہیں کہ ہم بے گناہ ہیں اور ہمارے دلوں میں کوئی ناپاکی نہیں مگر وہ جھوٹے ہیں۔ اور خدا اور مخلوق کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں۔ گناہ سے پاک ہونا بجز اس کے ممکن ہی نہیں کہ ہیبت اللہ کی موت یقین کی تیز شعاعوں کی وجہ سے انسان کے دل پر وارد ہو جائے اور سچی محبت اور سچی ہیبت دل میں بس جائے۔ اور دل خدا کے جمال اور جلال سے رنگین ہو جائے۔ اور یہ دونوں کیفیتیں کبھی اور ہرگز دل میں آ ہی نہیں سکتیں۔ جب تک کہ خدا کی ہستی اور اس کی ان دونو قسم کے صفات پر یقین پیدا نہ ہو۔ پس اس سے معلوم ہوا کہ نجات کی جڑ اور نجات کا ذریعہ صرف یقین ہے۔ وہ یقین ہی ہے کہ باوجود بلاؤں کے سامنے کے اطاعت کے لئے گردن جھکا دیتا اور آگ میں داخل ہونے کے لئے کھڑا کر دیتا ہے۔ وہ یقینی نظارہ ہی ہے جو عاشق بنا دیتا اور مرنے کے لئے تیار کر دیتا ہے۔ وہ یقینی نظارہ ہی ہے کہ جس سے انسان خدا کے لئے آرام کا پہلو چھوڑتا۔ اور مخلوق کی تعریف اور تحسین سے لاپروا ہو جاتا۔ اور ایک کے لئے تمام دنیا کو اپنا خطرناک دشمن بنا لیتا ہے۔"

(نزول المسیح صفحہ ۱۱۱)

اور کہانیوں کے پیرایوں میں بیان کی جاتی ہے۔ پس یہی سبب ہے کہ ایسا فرضی خدا ان کو گناہوں سے روک نہیں سکتا۔ بلکہ ایسے مذہب کی پیروی میں جیسے جیسے ان کا تعصب بڑھتا جاتا ہے۔ ویسے ویسے فسق و فجور پر شوخی اور دلیری زیادہ پیدا ہوتی جاتی ہے.... وہ زندہ خدا جو قادرانہ نشانوں کی شعاعیں اپنے ساتھ رکھتا ہے اور اپنی ہستی کو تازہ بتازہ معجزات اور طاقتوں سے ثابت کرتا رہتا ہے۔ وہی ہے جس کا پانا اور دریافت کرنا گناہ سے روکتا ہے اور سچی سکینت اور شانتی اور تسلی بخشتا ہے۔ اور استقامت اور دلی بہادری عطا فرماتا ہے۔ وہ آگ بنکر گناہوں کو جلا دیتا ہے۔ اور پانی بنکر دنیا پرستی کی خواہشوں کو دھو ڈالتا ہے۔ مذہب اسی کا نام ہے اس کو تلاش کریں۔ اور تلاش میں دیوانہ بن جائیں۔" (براہین احمدیہ صفحہ ۱۹)

حضور اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں

جس دیں کا صرف قصوں پہ سارا مدار ہے
وہ دیں نہیں ہے ایک فسانہ گزار ہے
ہے دیں وہی کہ صرف وہ اک قصہ گو نہیں
زندہ نشانوں سے ہے دکھاتا رہ یقیں
ہے دیں وہی کہ جسکا خدا آپ ہو عیاں
خود اپنی قدرتوں سے دکھا دے کہ ہے کہاں
جس کو تلاش ہے کہ ملے اسکو کردگار
اس کے لئے حرام جو قصوں پہ ہو نثار
. . . .
. . . .
جب تک نہ دل پہ نور یقیں کا نزول ہو
تا وہ جناب عزّ و جل میں قبول ہو
بت دیکھے کس طرح کسی مہ رخ پہ آئے دل
کیونکر کوئی خیالی صنم سے لگائے دل
جب تک خدائے زندہ کی تم کو خبر نہیں
بے قید اور دلیر ہو کچھ دل میں ڈر نہیں

حضرت بانئ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے اسی زندہ اور کامل ایمان کی اہمیت اور ضرورت واضح کرنے کے بعد دنیا کو بڑی تحدی کے ساتھ بتایا کہ اسلام ایسا ایمان اور یقین پیدا کر سکتا ہے چنانچہ حضور نے تحریر فرمایا:-

"اسلام ایک ایسا بابرکت اور خدانما مذہب ہے۔ کہ اگر کوئی سچے طور پر اس کی پابندی کو اختیار کرے۔ اور ان تعلیموں اور ہدایتوں اور وصیتوں پر کاربند ہو جائے جو

یادِ رفتگان

حضرت پروفیسر علی احمد صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ کے قابلِ تقلید صفات

(از مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل)

حضرت مولوی علی احمد صاحب رضی اللہ عنہ ایم۔اے بھاگلپوری نے عمر بھر اسلام کی خدمت کا فرض ادا کیا۔ آپ خاموش طبع اور ہر قسم کے نمود و نمائش سے بیزار تھے۔ ٹھوس اور خوش خدمت کے قائل تھے۔ نیک نمونہ کو بہترین تبلیغ جانتے تھے۔ طبیعت میں بنی نوع انسان کی ہمدردی اور بھلائی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ مجھے جامعۃ المبشرین میں ان کے ساتھ چار سال تک کام کرنے کا موقعہ ملا ہے۔ ایسے نیک بزرگ اور ہمہ تن خیر انسان کی جدائی بہت شاق ہوتی ہے۔ مگر قدرت کا نظام اسی طرح ہے کہ ایک عمر کے بعد ہر انسان کو اس جہان فانی سے آخرت کی طرف کوچ کرنا ضروری ہے۔ پروفیسر صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ بڑھاپے کے باوجود باقاعدگی اور نظام کی پابندی میں ایک نمونہ تھے۔ انہیں فطری شوق تھا کہ دور دراز سے آنے والے اور سلسلہ کی تبلیغ کے لئے جانے والے طلبہ کی علمی ترقی میں ہر ابھی حصہ ہو اور اسی ذریعہ سے میں ثواب میں شریک رہوں۔ اس لئے بیماری کے باوجود بھی وہ محنت سے پڑھاتے رہے جزاہ اللہ خیراً واحسن مثواہ فی الجنۃ۔

سن رسیدگی کے باوجود حتی المقدور باجماعت نماز مسجد میں ادا فرماتے۔ بہت دعاگو بزرگ تھے۔ آخری سالوں میں حضرت ڈاکٹر غلام غوث صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ سے بہت ہی لگاؤ تھا۔ اکٹھی مجلسیں ہوتی تھیں اور مسجد مبارک میں بھی حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے قریب ہی صف اول میں شریک نماز ہوتے تھے۔ اب دونوں بزرگوں کی جگہ خالی ہو گئی اور دونوں اپنے مولیٰ کے پاس پہنچ چکے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کے پسماندگان سے خاص فضل و احسان کا سلوک کرے۔ آمین یارب العالمین۔

خاکسار ابوالعطاء جالندھری

مسیحِ دوراں کے نام لیوا فدائے خیر الانام بھی ہیں

گذرنے والوں سے کہہ رہا ہوں کہ جن میں کچھ تیز گام بھی ہیں
کہ عشق و الفت کی منزلوں میں بہت سے نازک مقام بھی ہیں
کہاں وہ ذوقِ تپش کہ جس سے میسر آنکھوں کو روشنی ہو
اگرچہ کہنے کو ہم کو حاصل سجود بھی ہیں قیام بھی ہیں
الٰہی کس چیز کی کمی ہے ہنوز اس گردشِ جہاں میں
کہ تیری دنیا میں تیرے جلوے تمام بھی ناتمام بھی ہیں
غلط کہ ان کا تصورِ دلنواز سینے سے مٹ گیا ہے
فقط وہ دل میں نہاں نہیں ہیں وہ مجھ سے خود ہمکلام بھی ہیں
بھلا کوئی خدشۂ حوادث ہمیں مٹائیگا کیسے اختر
مسیحِ دوراں کے نام لیوا فدائے خیر الانام بھی ہیں

عبدالسلام اختر

(بقیہ صفحہ اول)

حتیٰ کہ آخری دو تین دن قریباً نیم بے ہوشی کی حالت رہی۔ بعد نماز عصر سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی اور مرحوم کو مقبرہ بہشتی کے قطعہ خاص میں دفن کیا گیا۔

حضرت بھائی صاحب مرحوم ۱۸۹۴ء میں ۲۱ برس کی عمر میں سکھ مذہب سے نکل کر داخل اسلام ہوئے اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ آپ کو ایک لمبے عرصہ تک حضور کا قرب نصیب ہوا۔ اسی کا یہ نتیجہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت سی دینی و دنیوی برکات سے نوازا۔ اور ہمیشہ دین کی خدمت کے خاص مواقع آپ کو میسر آتے رہے۔ آپ صاحب کشف و الہام بھی تھے اور دعاؤں اور عبادت میں خاص شغف رکھتے تھے حضور ایدہ اللہ کی تحریک پر ۱۹۴۸ء میں آپ قادیان تشریف لے گئے۔ اور ۱۹۵۲ء تک آپ کو وہاں درویشی کی زندگی گذارنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ بعد ازاں فالج کی وجہ سے صاحب فراش ہو گئے اور اسی حالت میں قادیان سے ربوہ تشریف لائے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت بھائی صاحب مرحوم و مغفور کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے۔ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ہم سب کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

درخواست دعا

مکرم ملک محمد شفیع صاحب نوشہروی صدر دارالرحمت وسطی کئی دنوں سے بعارضہ نمونیہ بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں

(ناظر امور عامہ صدر عمومی ربوہ)

۴۔ خدا تعالیٰ کے پاک کلام قرآن شریف میں درج ہیں۔ تو وہ اسی جہان میں خدا تعالیٰ کو دیکھ لے گا۔۔ .... قرآن شریف پر سچا ایمان لانے والا فلسفیوں کی طرح یہ ظن نہیں رکھتا۔ کہ اس پر حکمت عالم کا بنانے والا کوئی ہونا چاہیے بلکہ وہ ایک ذاتی بصیرت حاصل کر کے۔ اور ایک پاک رویت سے مشرف ہو کر یقین کی آنکھ سے دیکھ لیتا ہے۔ کہ فی الواقعہ وہ صانع موجود ہے۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۲ بقیہ حاشیہ)

پیلاطوس ثانی ——— کرنل مانٹیگو ولیم ڈگلس

(ازمکرم مولوی عبدالقدیر صاحب سابق مبلغ سیلیون)

کرنل ڈگلس جو ۲۵ جنوری ۱۹۵۷ء کو لندن میں انتقال فرما گئے ہیں۔ اگست ۱۸۹۷ء کے ایک نہایت اہم اور خاص واقعہ کے باعث سلسلہ کی تاریخ سے ایسے عظیم الشان رنگ میں متعلق ہو چکے ہیں کہ آپ کی یاد ہمارے دلوں میں ہمیشہ قائم رہے گی۔ آپ اگرچہ عیسائی تھے لیکن آپ کو یہ فخر نصیب ہوا کہ جب بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف خود عیسائی پادریوں کی طرف سے ایک خطرناک سازش کھڑی کی گئی تو آپ نے اُسے ایک ہی نگاہ میں بھانپ لیا اور حق و انصاف کا ساتھ دیتے ہوئے ان عیسائیوں کی سازش کو یکسر ناکام بنا دیا اور اس پیلاطوس نے خدا کے مسیح کو دیکھتے ہی جان لیا کہ وہ معصوم ہے۔ اور اس کے خلاف جھوٹا مقدمہ کھڑا کیا گیا ہے۔

گذشتہ سال اگست کے مہینہ میں مجھے لندن میں آپ سے ملاقات کا موقع ملا تھا۔ آپ اگرچہ بہت بوڑھے ہو چکے تھے۔ اور سہارے کے بغیر چلنا پھرنا ممکن نہ تھا تاہم آپ کے ذہن میں ۱۸۹۷ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر مقدمہ اقدام قتل کے واقعات پوری طرح محفوظ تھے۔ بلکہ آپ کے انداز بیان سے معلوم ہوتا تھا کہ اس واقعہ کی تفصیلات آپ کے دل کی گہرائیوں میں پوری طرح جاگزین ہیں۔ اور آپ ان سے ایک خاص کیف اور لذت محسوس کرتے ہیں۔

چنانچہ جب میں اپنے دو دوستوں کے ہمراہ آپ کے مکان پر پہنچا۔ تو آپ اپنے عزیزوں کا سہارا لئے ہوئے سیڑھیاں اتر کر ڈرائنگ روم میں آئے اور صوفے پر بیٹھ کر باہمی تعارف کے بعد اپنی کمزور اور دھیمی آواز میں ۱۸۹۷ء کا واقعہ سنانے لگے اور ہمیں بتایا کہ آپ نے کیسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھتے ہی یقین کر لیا تھا۔ کہ آپ قتل کا اقدام نہیں کر سکتے۔ اور عبدالحمید کے بیانات کو سن کر جان لیا تھا کہ یہ شخص جھوٹ بول رہا ہے۔ اور جب عبدالحمید کو عیسائی مشن سے نکال کر پولیس کی تحویل میں دیا گیا۔ تو اس نے روتے ہوئے صاف صاف بیان کر دیا۔ کہ حضرت مسیح موعود نے ہرگز اسے قتل کرنے کو نہیں بھجوایا تھا۔ بلکہ ان لوگوں نے اسے ڈرا دھمکا کر ایسا بیان دینے پر مجبور کیا تھا۔

کرنل ڈگلس جب تک زندہ رہے اپنی زندگی کے اس اہم ترین واقعہ کا تذکرہ کرتے رہے۔ اور جب بھی کوئی احمدی لندن میں آپ سے ملاقات کرنے جاتا تو اس واقعہ کی روئداد ضرور بیان کرتے اور نہایت عقیدت مندانہ لب و لہجہ میں کہتے کہ میں نے تو مرزا غلام احمد صاحب کو دیکھتے ہی یقین کر لیا تھا کہ یہ شخص جھوٹ نہیں بول سکتا۔

لندن میں ایک مرتبہ یوم التبلیغ کی تقریب پر مولانا جلال الدین صاحب شمس نے جو اس وقت امام مسجد لندن تھے۔ کرنل مانٹیگو ولیم ڈگلس کو ایک جلسہ کی صدارت کے لئے مدعو کیا جسے آپ نے بخوشی قبول کیا۔ اور اپنی صدارتی تقریر میں کہا:۔

"میرا احمدیہ جماعت سے یہ تعلق ہے کہ میں نے ایک مقدمہ کا جو بانیٔ جماعت کے خلاف دائر کیا گیا تھا فیصلہ کیا تھا"

آپ نے مزید فرمایا:۔

"ڈاکٹر کلارک جس نے یہ مقدمہ دائر کیا تھا اس کی شکل تو مجھے بالکل یاد نہیں رہی البتہ مرزا صاحب کی شکل مجھے خوب یاد ہے۔ میں نے ایک دفعہ قلم سے اس کی تصویر کھینچی تھی پھر جب میں نے ان کی فوٹو دیکھی تو بعینہٖ اس کے مطابق پائی"

پھر کرنل ڈگلس نے احمدیت کے مقصد پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا:۔

"مجھ سے بار بار یہ سوال کیا گیا ہے کہ احمدیت کا سب سے بڑا مقصد کیا ہے میں اس سوال کا یہی جواب دیتا ہوں کہ اسلام میں روحانیت کی روح پھونکنا۔ بانیٔ جماعت احمدیہ نے آج سے پچاس برس پیشتر یہ معلوم کر لیا کہ موجودہ زمانہ میں مذہب اور سائنس کا میلان کس طرف ہوگا۔ احمدیت کا ایک مقصد اسلام کو موجودہ زمانہ کی زندگی کے مطابق پیش کرنا ہے۔ میں نے جب ۱۸۹۷ء میں بانیٔ جماعت احمدیہ کے خلاف مقدمہ کی سماعت کی تھی۔ اس وقت جماعت کی تعداد چند سو سے زیادہ نہ تھی۔ لیکن آج دس لاکھ سے بھی زیادہ ہے۔ پچاس سال کے عرصہ میں یہ نہایت شاندار کامیابی ہے اور مجھے یقین ہے کہ موجودہ نسل کے نوجوان اس کی طرف زیادہ توجہ دیںگے اور آئندہ پچاس سال کے عرصہ میں جماعت کی تعداد بہت بڑھ جائے گی"

(ریویو آف ریلیجنز اردو ستمبر ۱۹۳۹ء)

کرنل ڈگلس نے ۱۸۹۷ء میں مذکورہ مقدمہ کا جو فیصلہ لکھا۔ وہ قیامت تک حق و انصاف اور عدالت کی یادگار رہے گا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کتاب البریہ (صفحہ ۲۲۵ - صفحہ ۲۶۱) میں اس فیصلہ کا مفصل ترجمہ شائع فرما دیا تھا۔ جس سے مقدمہ کی نوعیت اور کرنل ڈگلس کی غیر معمولی فراست اور انصاف پسندی کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے اختصار کی خاطر اس فیصلہ کے بعض حصے ہم درج ذیل کرتے ہیں:۔

"کارروائی تحقیقات ہذا اس اطلاع سے پیدا ہوئی جو ڈاکٹر مارٹن کلارک ساکن امرتسر کی جانب سے اور بروبرو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ امرتسر بدیں عنوان کہ ایک نوجوان بعمر اٹھارہ سال عبدالحمید نامی نے بیان کیا ہے کہ اس کو مرزا غلام احمد قادیانی نے اس (ڈاکٹر مارٹن کلارک) کے قتل کرنے کے لئے بھیجا ہے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے غلام احمد کی گرفتاری کے لئے ایک وارنٹ جاری کیا اور نوٹس دیا کہ وہ ان کو وجہ بتلائیں کہ کیوں ان سے حفظ امن کے لئے مچلکہ نہ لیا جائے مگر بعد ازاں معلوم کرکے کہ اس کو اختیار قانونی حاصل نہیں ہے۔ اس نے مسل کو ضلع ہذا (گورداسپور) میں بھیج دیا۔ کیونکہ غلام احمد کی سکونت اس ضلع میں واقع ہے بادی النظر میں یہ مقدمہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اس میں پولیس کی جانب سے مزید تحقیقات کی جائے اور سیشن کے سپرد کیا جائے مگر ڈاکٹر کلارک بوجہ بیماری بیانات دینے پر تیار نہ تھا۔ اور اس کو ڈر تھا کہ شاید اس کا سب سے بڑا گواہ ورغلایا جائے اس واسطے اس نے یہ خواہش ظاہر کی کہ جہاں تک جلد ممکن ہو۔ عدالتی تحقیقات کی جائے۔ یہ معلوم ہوا کہ بطور تمہیدی کارروائی تحقیقات زیر دفعہ ضابطہ مذکورہ جوان حالات کی رو سے قائم ہذا۔ اور جو اصل حقیقت پر پہنچنے

لیڈر

بقیہ صفحہ (۲)

کے طول و عرض میں جو اختلاف عقائد پر فرقہ وارانہ تلخ تنازعات کا مشاہدہ کر رہے ہیں یعنی شیعہ سنی دیوبندی بریلوی وغیرہ تو یہ اسی وجہ سے ہے کہ ہمارے اہل علم حضرات نے سورہ کافرون اور آیہ لا اکراہ فی الدین کو عملاً منسوخ سمجھ رکھا ہے

ہم نے بارہا الفضل میں دعوت دی ہے کہ اللہ تعالےٰ کے ان مقررہ اصولوں کو از سر نو اپنایا جائے تو باہمی تنازعات ختم ہو سکتے ہیں مگر افسوس ہے کہ اس طرف بالکل توجہ نہیں دی جاتی۔ البتہ جب کوئی ربخ واقعہ ہوتا ہے تو جس فرقے کے خلاف وہ ہوتا ہے وہ اپنے اجتماعات میں چند دن کے لئے شور برپا کر دیتا ہے اور کبھی مخالف فریق کو وعظ و نصیحت کرنے لگتا ہے اور کبھی حکومت اور صاحبان نظم و نسق کو کوسنے لگتا ہے۔ حالانکہ جیسا کہ ہم نے لکھا ہے ہر فرقہ کے نیک دل اہل علم حضرات کا کام یہ ہے کہ وہ قرآن کریم کی اس تعلیم پر خود بھی عمل کریں اور ملک میں اس پر عمل کرانے کے لئے ایک مؤثر مہم چلائیں۔

آج ہماری آواز کو کمزور سمجھ کر کوئی کان نہیں دھرتا لیکن ہمیں یقین ہے کہ اللہ تعالےٰ کا کلام کمزور نہیں ہے وہ ایک نہ ایک دن اپنا اثر دکھا کر رہے گا اور ہمارے اہل علم حضرات کو ہماری تجویز پر عمل کرتے ہی بنے گی۔

اس سے ظاہر ہے کہ جیسا کہ مولانا عامر عثمانی صاحب مدیر تجلی نے محسوس کیا ہے ناسخ منسوخ کا مسئلہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں کس قدر حائل ہے۔ اگر یہ درست ہے کہ مودودی صاحب کی جماعت اس کو نہیں مانتی تو ہمارے لئے یہ بڑی خوشی کی بات ہے۔ آج وہ پوری طرح اس پر عامل نہ بھی ہوں کسی نہ کسی دن وہ ضرور پوری پوری طرح اس مسئلہ میں جماعت احمدیہ کی ہم عقیدہ ہو جائے گی۔ جس کے نتائج پاکستان میں قیام امن کے لئے اہم ہونگے۔

"کا بہترین ذریعہ ہے کی جائے۔ (باقی)

تحریک جدید

مومنوں کے جذبہ ایثار اور جوش عمل کی ایک زندہ مثال ہے

فرمایا: "تحریک جدید کو شروع ہوئے پندرہ سال ہو چکے ہیں۔ اب یہ سولھواں سال شروع ہو رہا ہے۔ جس جوش جس جذبہ اور جس ایثار کے ساتھ جماعت کے دوستوں نے پہلے سال کے اعلان کو قبول کیا تھا اور جس کم مائگی اور کمزوری کے ساتھ ہم نے یہ کام شروع کیا تھا وہ دونوں باتیں ایمان کی تاریخ میں ایک اہم حیثیت رکھتی ہیں۔

وہ جذبہ جوش اور ایثار بھی جس کے ساتھ اس کام کو شروع کیا تھا وہ بھی مومنوں کی تاریخ میں ایک زندہ مثال تھی۔

تھی تو وہ بے بسی۔ تھی تو وہ بے کسی۔ اور تھی تو وہ کم مائیگی۔ لیکن وہ اس بات کی شہادت دے رہی تھی کہ گذشتہ انبیاء کی جماعتوں کو ایسی ہی مشکلات سے دوچار ہونا پڑا ہے۔

پس وہ بے بسی۔ بے کسی اور کم مائیگی بھی مومنوں کی جماعت سے ہماری جماعت کو ملاتی تھی اور وہ جوش اور وہ جذبہ اور وہ ایثار جو جماعت نے دکھایا وہ بھی ہمیں مومنوں کی جماعت سے ملاتا تھا۔ گویا ۱۹۳۴ء کا نومبر ایک نشان تھا۔ سلسلہ احمدیہ کے مخالفوں کے لئے وہ ایک دلیل اور برہان تھا۔ سوچنے اور غور کرنے والوں کے لئے کہ یہ جماعت خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور ان ہی قدموں پہ چل رہی ہے جن پہ انبیاء کی جماعتیں چلتی آئی ہیں۔"

جماعت احمدیہ کے ہر فرد پر واجب ہے کہ وہ تحریک جدید میں اپنی مالی حالت کے مطابق شاندار قربانی کر کے حصہ لے اور پھر جلد سے جلد اسے ادا کرے۔ جن دوستوں نے تحریک جدید کا سال رواں کا وعدہ تاحال ادا نہیں کیا وہ سابقون کا دوسرا دور جو ۳۱ جولائی تک ہے اسے ختم ہونے سے پہلے ادا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے آمین۔

وکیل المال تحریک جدید۔ ربوہ

امتحان میں کامیابی

جامعۃ المبشرین کے پانچ طلباء نے ایف۔ اے انگریزی کا امتحان دیا تھا ان میں سے چار حسب ذیل نمبر لے کر کامیاب ہو گئے ہیں۔

(۱) چوہدری رشید الدین صاحب	۶۶	(۳) امین اللہ خان صاحب سالک	۵۴
(۲) منیر الدین صاحب یحیٰ	۶۰	(۴) غلام احمد صاحب نسیم	۵۱

پرنسپل جامعۃ المبشرین۔ ربوہ

اعلان دار القضاء

میاں ناصر علی صاحب مکرم کو وکیل قاضی جھنگ برائے سہ سال حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے منظور فرمایا ہے متعلقین مطلع رہیں۔

ناظم دار القضاء۔ ربوہ

ولادت

مورخہ ۲۳ جون ۱۹۵۷ء کو اللہ تعالیٰ نے مجھے دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب سے بچہ کے صحت مند ہونے۔ خادم دین اور صاحب عمر دراز ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

چوہدری عنایت اللہ
مبلغ تحریک جدید ٹبورا ٹانگانیکا برٹش ایسٹ افریقہ

جماعت احمدیہ باندھی کا کامیاب جلسہ

مورخہ ۳۰ جون پانچ بجے شام باندھی کی جماعت احمدیہ کا جلسہ صوفی محمد رفیع صاحب ڈویژنل امیر جماعتہائے احمدیہ خیرپور کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم سید علی اکبر شاہ صاحب نے فرمائی۔ نظم حکیم بشیر احمد صاحب انسپکٹر بیت المال نے سنائی۔ اس کے بعد مکرم مولوی محمد عمر صاحب شاہد نے نماز کی حقیقت اور فوائد پر تقریر فرمائی۔ چوہدری عبد الحمید صاحب روہڑی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بلند مقام کے موضوع پر تقریر فرمائی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ و ارفع مدارج پر روشنی ڈالی۔ آپ کے بعد مکرم ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب افسر سکھر نے تقریر فرمائی اور احمدی نوجوانوں کی ذمہ داریوں کو بیان فرمایا اور بتایا کہ ہر احمدی نوجوان کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے افعال اخلاق کو صحیح اسلامی طرز پر ڈھالے۔ مکرم حاجی عبد الرحمٰن صاحب نے تقریر فرمائی اور جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات پر روشنی ڈالی۔ مکرمی مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے قرآن کریم اور احادیث سے وہ پیشگوئیاں بیان فرمائیں جو موجودہ زمانہ میں پوری ہو چکی ہیں۔ آپ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی آمد کی غرض یہ ہے کہ اسلام کو نشاۃ ثانیہ حاصل ہو۔ اور تمام دنیا ایک ہی کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے لگ جائے۔ بالآخر جلسہ ۷ بجے شام برخاست ہوا۔ جلسہ میں دس جماعتوں کے احباب نے شرکت فرمائی۔ حاجی عبد الرحمٰن صاحب نے اور خدام الاحمدیہ باندھی نے مہمانوں کی خدمت اور جلسہ کے انتظامات میں پوری محنت اور اخلاص اور تندہی سے حصہ لیا فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

علی اکبر شاہ سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ باندھی ضلع نواب شاہ سندھ

اعلانات

(۱) ترمیم قاعدہ ۳ صفحہ ۳۲۳ یونیورسٹی کیلنڈر سنہ ۵۲-۱۹۵۱ء

مولوی فاضل، منشی فاضل یا ادیب فاضل پاس امیدواران جو انٹرمیڈیٹ امتحان کے سارے مضامین یا صرف انگریزی میں پاس کر لیں۔ ان کو بطور باقاعدہ یا پرائیویٹ امیدواران صرف انگریزی میں بی۔ اے کا سالانہ یا سپلیمنٹری امتحان دے کر کامیاب ہونے سے بالترتیب ڈگری یا سرٹیفیکیٹ بی۔ اے مل سکتا ہے (گزٹ ۶ جون ۲ پارٹ اول ص ۲۷۵)

(۲) آرمی میڈیکل کور میں کمیشن

شرائط:۔ ایم بی۔ بی۔ ایس۔ پاکستانی عمر ۳۲ برائے ایمرجنسی اور ۲۸ برائے شارٹ کورس ریگولر کمشن (پاکستان ٹائمز ۵ جون ۳)

(۳) جرنلزم کلاس

داخلہ ۲۵ تا ۳۰ ستمبر۔ شرائط گریجوایٹ و لڑکے لڑکیاں۔ درخواستیں ۲۶ تک تفصیلات کے لئے Head of the Department of Journalism, University of the Punjab Lahore. (پاکستان ٹائمز ۵ جون ۳)

(۴) داخلہ گورنمنٹ انجنیئرنگ سکول رسول

اوورسیر کلاس میں داخلے کے لئے درخواستیں بنام پرنسپل طلب کی گئی ہیں۔ مجوزہ فارم درخواست نقد مبلغ آٹھ آنے دیگر یا ۱۴ آنے کا منی آرڈر بھیج کر مینیجر ویسٹ پاکستان گورنمنٹ بک ڈپو لاہور سے حاصل کریں۔ (پاکستان ٹائمز ۵ جون ۳)

(۵) داخلہ ڈی او کلاس

میڈیکل کالج لاہور میں ophthalmology ڈپلومہ کلاس کے لئے داخلہ کی درخواستیں بنام پرنسپل ۲۶ جون تک طلب کی گئی ہیں۔ ایک سالہ کورس فیس ۲۰۰ روپیہ فی سیشن شرط میڈیکل گریجویٹ۔ فارم داخلہ دفتر پرنسپل صاحب سے (پاکستان ٹائمز ۵ جون ۳)

(۶) داخلہ میڈیکل ریڈیالوجی و الیکٹرالوجی کلاس

درخواستیں بنام پرنسپل میڈیکل کالج لاہور ۲۵ جون تک۔ کورس ۹ ماہ فیس ۴۰۰/- فی سیشن۔ شرط میڈیکل گریجوایٹ (پاکستان ٹائمز ۵ جون ۳)

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ سال رواں ۵۷-۱۹۵۶ء کی دوسری سہ ماہی کے چندہ مجلس کا جائزہ

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کو بذریعہ خطوط سال رواں ۵۷-۱۹۵۶ء کی دوسری سہ ماہی یعنی ۳۰ / اپریل ۱۹۵۷ء تک کے چندہ مجلس کا جائزہ بھجوایا جا رہا ہے جس سے ہر مجلس کو اپنی کارکردگی کا علم ہو جائیگا اس لئے بذریعہ اعلان ہذا درخواست کی جاتی ہے۔ کہ بجٹ سے کم ادا کرنیوالی اور نادہند مجالس کے عہدیداران اپنی گزشتہ کمی کو پورا کرنے کی طرف فوری توجہ فرمائیں تاکہ گزشتہ سال جو قدم اس جہت میں ترقی کی طرف اٹھا تھا۔ وہ قائم رہے اور مزید آگے اٹھے۔ اور یہ سب کے لئے خدا تعالیٰ کے فضلوں کے جذب کرنے کا موجب ہوگا اور اللہ تعالیٰ ان کے مالوں میں برکت بخشے گا۔

(۱) پشاور ڈویژن :-

۱۔ سو فیصدی حصہ مرکز ادا کرنیوالی مجالس :- مانسہرہ۔ کیمبل پور۔ پچند گراں۔ منڈوال

۲۔ بجٹ سے کم حصہ مرکز ادا کرنیوالی مجالس :- پبی۔ واہ کینٹ

۳۔ بغیر بجٹ :- " " " ×

۴۔ نادہند مجالس :- پشاور۔ شیخ محمدی۔ ایبٹ آباد۔ بالاکوٹ

(۲) ڈیرہ اسماعیل خاں ڈویژن :-

۱۔ سو فیصدی حصہ مرکز ادا کرنیوالی مجالس :- ڈیرہ اسماعیل خان۔

۲۔ بجٹ سے کم " " :- نوشہرہ چھاؤنی۔ کوہاٹ۔ رسالپور۔ بنوں۔ بھکر۔

۳۔ بغیر بجٹ " " " " میانوالی۔ لیاقت آباد

۴۔ نادہند مجالس :- مردان۔ ٹوپی۔ پاڑہ چنار۔ داؤد خیل

(۳) راولپنڈی ڈویژن :-

۱۔ سو فیصدی حصہ مرکز ادا کرنیوالی مجالس :- گوجرخان۔ جہلم۔ چکوال۔ دوالمیال۔ خانپور۔ چک ۹۹ شمالی۔ سرگودھا۔ خوشاب۔ چک ۸ شمالی۔ مٹھا ٹوانہ۔ قائد آباد۔ چک ۳۹ ڈی۔ بی۔ جوہر آباد۔

۲۔ بجٹ سے کم " " " راولپنڈی۔ چنگا بنگیال۔ چک جمال۔ محمود آباد۔ کلر کہار۔ گجرات۔ چوکنانوالی

۳۔ بغیر بجٹ :- کھیوڑہ۔ گھرٹ۔ سرگودھا۔ گھوگیاٹ۔ چک ۲ ٹی۔ ڈی۔ اے۔ شاہ پور۔

۴۔ نادہند مجالس :- ربی۔ اتوچھ ترکی۔ کھاریاں۔ رسول۔ شیخ پور۔ گولیکی۔ فتح پور۔ کگرالی۔ چک سکندر۔ دیونا ساجرہ۔ لنگے سوہ کے۔ شادیوال خورد۔ دھیر کے کلاں۔ لالہ موسیٰ۔ کھوکھر غربی۔ منڈی بہاء الدین۔ نورنگ۔ تہال۔ دودھرائے۔ ہیلاں۔ رجوعہ۔ پنڈی لالہ۔ مرالہ۔ کالرا دیوان سنگھ۔ بھیرہ۔ چک ۳۳ جنوبی۔ چک ۳۵ جنوبی۔ چک ۸۷ جنوبی۔ تخت ہزارہ۔ چک ۴۰ جنوبی چک ۳۶ جنوبی۔ چک ۴۶ جنوبی۔ چک ۱۷ جنوبی۔ چک ۹ پنیار شمالی۔ روڈہ۔ چک ۱۰۶ جنوبی چک ۳۷ جنوبی۔ کوٹ مومن۔ ربوان۔ امیدادرک۔ بھلوال۔ بھان جویا۔ ادرحمہ۔ دودھ۔ چک ۱۲۴ جنوبی نصیرپور خورد۔ مجوکہ۔ چک ۹۷ شمالی۔ چک ۸۶ شمالی۔ چک ۸۸ شمالی۔ چک ۸۷ شمالی۔ چک ۸۱ شمالی۔ چک ۸ ایم بی۔ بھابڑہ۔ چک ۱۶۸ شمالی۔ مینگلہ۔

(۴) لاہور ڈویژن :-

۱۔ سو فیصدی حصہ مرکز ادا کرنیوالی مجالس :- لاہور شہر۔ گنج مغلپورہ۔ داتا زیدکا۔ جنڈ وساہی۔ عزیز پور۔ ڈگری۔ گوجرانوالہ۔ وزیر آباد۔ گرمولا ورکاں۔ بہوڑو چک ۱۸۔ ننکانہ صاحب

۲۔ بجٹ سے کم " " " لاہور چھاؤنی۔ سیالکوٹ شہر۔ پنڈی بھاگو۔ ترگڑی۔ حافظ آباد۔ تلونڈی راہوالی۔ پیرکوٹ ثانی۔ ڈھیر بدادڑہ۔ چک ۹۶ گرمولا۔ چک ۹۷ پھاہیوالی۔ کوٹ سوندھا

۳۔ بغیر بجٹ " " " قصور۔ سیالکوٹ چھاؤنی۔ قلعہ صوبہ سنگھ۔ چندر کے منگولے۔ پمپ احمد آباد۔ گگھڑ۔ تلونڈی کھجوروالی۔ پھاکا جٹیاں۔ کلیاں۔ آنبہ۔

۴۔ نادہند مجالس :- باٹا پور۔ ہڈیارہ۔ ہانڈو۔ پتوکی۔ رائے ونڈ۔ ڈسکہ۔ پسرور۔ نارووال۔ بھڈال۔ پیرو چک۔ چونڈہ۔ کوٹ کرم بخش۔ مانگا چانگریاں۔ گوہد پور۔ سبدوہی۔ گلاسوالہ۔ بہلولپور۔ کھوکھر۔ بھٹی۔ جھنڈانوالہ۔ ملیانوالہ۔ دلیوکے۔ گجروڑ۔ جھنڈا جریاں۔ ڈنڈ پور۔ کھرولیاں۔ ڈگری گھمناں۔ مالوکے بھگت۔ کوٹ آغا۔ بھاگووال۔ گھلوٹیاں کلاں۔ ظفروال۔ موسے والہ۔ ٹھروہ۔ گھنو کے ججہ۔ کوروال۔ لاٹھ کرم سنگھ۔ ساہو بڈھار۔ دھرگ۔ بمبیانوالہ۔ بھوپال والا۔ دیہریانوالہ۔ ساہو وال۔ سمبڑیال۔ کھیوہ باجوہ۔ گھٹووال۔ چوہڑ منڈہ۔ رہندی پور۔ ترسکہ سیال۔ میانوالی سندھوال۔ موہن کے۔ لگرکور۔ مدرسہ چٹھہ۔ پیر کوٹ اول۔ مانگٹ اونچے۔ سہاوا۔ منڈیالہ۔ وڑائچ۔ پنڈی بھٹیاں۔ فرزوالہ۔ خوجیانوالہ۔ اکالگڑھ۔ قیام پور۔ بھڑی شاہ رحمان۔ پھلو کے۔ شیخوپورہ۔ سانگلہ ہل۔ چوہڑکانہ۔ پنڈی چریا۔ بھینی۔ شرقپور۔ چہور چک ۱۱۷۔ سیدوالہ۔ چک ۳۳۔ دھاروال۔ کرتو۔ چاند پور۔ بکھی آنا۔ نانوڈوگر۔ چک ۵ رتی۔ کجر۔ چک ۳/ آر

(۵) ملتان ڈویژن :-

۱۔ سو فیصدی حصہ مرکز ادا کرنیوالی :- مجالس :- جھنگ شہر۔ احمد نگر۔ لائلپور۔ لائلپور۔ چک ۴۸ سرشمیر روڈ۔ چک ۱۵۵۹ احمد آباد۔ چک ۴۸ گ ب چک ۱۲۴۵ ای بی چک ۳۰/۱۱-ایل لودھراں چک ۱۵۴۳ ای بی۔ حسن پور۔ جلال ارائیں۔ جہانیاں کوٹھے والہ۔ چاہ جیون سنگھ۔ علی پور۔ چک ۲۲۳ ڈبلیو بی۔ دہاڑی منڈی۔

۲۔ بجٹ سے کم " " " خانیوال ---- چک ۹۱ محمود آباد۔ چاہ بھاگو موضع نیل کوٹ۔ کبیروالہ۔ چنیوٹ۔ ربوہ۔ چک ۴۹۷/ج۔ب۔ اوکاڑہ جڑانوالہ۔

۳۔ بغیر بجٹ " " " چک ۵۵/گ۔ب۔ چک ۹۹ گھسیٹ پورہ۔ چک ۳۶۷ جیانوالہ۔ منٹگمری۔ ملتان شہر۔ چاہ احمدیہ والہ۔ عبدالحکیم۔ چک ۵۵ درکھانہ

۴۔ نادہند مجالس :- جھنگ صدر۔ گنو۔ شورکوٹ۔ ڈاور۔ چک جھمرہ۔ چک ۵۶/گ۔ب۔ چک ۱۰۹ ۔ نزاتی گڑھ۔ چک ۵۷ کرتارپور۔ چک ۵۶۵ گ۔ب۔ گوجرہ۔ چک ۳۳۲ دھنی دیو۔ چک ۳۳۴ دھیرکے۔ چک ۸۸ حیات۔ چک ۹۸ دتی۔ چک ۹۶ گ ب۔ چک ۱۱۲/گ۔ب۔ کلاں۔ چک ۱۹۵ جھنڈانوالہ۔ چک ۲۷/ج۔ب۔ کلاں۔ رسمنہ آری۔ چک ۵۵/ب کھرڑ ۔ چک ۲۴۹۔ گوکھووال۔ چک ۳۱۲ کھوال۔ چک ۲۱۹ بوٹیال۔ چک ۲۱۹ گنڈا سنگھ۔ چک ۶۸ لیلاں۔ چک ۷۶ سنتوکھ گڑھ۔ چک ۵۷ گھسیالہ کلاں۔ چک ۵۰ مٹھیالہ۔ چک ۳۱ ٹبین پور۔ چک ۲۷۸ ٹیرکا۔ چک ۴۴/گ۔ب۔ چک ۳۶/گ۔ب۔ چک ۱۹۶ لاٹھیانوالہ۔ چک ۲۴۶ ٹھٹھہ کالو۔ چک ۶۵۴/گ۔ب۔ چک ۲۹۷/ج۔ب۔ چک ۲۰۹ ۔ لودھی ننگل۔ چک ۳۴۲ کلیانپور۔ چک ۲۹۵ گ۔ب۔ چک ۳۰۶/گ۔ب۔ چک ۴۵۳/گ۔ب۔ چک ۵۲۸ مانوپور۔ چک ۱۴۳/گ۔ب۔ چک ۵۲/گ۔ب۔ چک ۳۸۸/گ۔ب۔ چک ۳۲۹/گ۔ب۔ ماموں کانجن۔ چک ۹۶/ج۔ب۔ چک ۳۰/ج۔ب۔ چک ۲۶۲/ج۔ب۔ چک ۶۱/ر۔ب۔ چک ۹۶/ج۔ب۔ دھول ماچرہ۔ چک ۴۰/ج۔ب۔ ۶۱ شہباز پور۔ چک ۹۳/ج۔ب۔ چک ۱۰۹ روڈ ا۔ چک ۲۸۷ بلاسور۔ چک ۲۶۱/ج۔ب۔ چک ۲۹۷/ج۔ب۔ جیچہ پور۔ چک ۶۱/ج۔ب۔ کھیم سنگھ عارف والہ۔ جویلی لکھا۔ چک ۵۵/ای۔ایل۔ چک ۲۲/بی۔ڈی۔ چک ۶/۱۱-ایل۔ صدر گوگیرہ۔ بوریوالہ۔ دیپالپور۔ چک ۳۴۴ ڈبلیو بی ۱۳۔ چک ۱۷۰/۱۰۰آر۔ چک ۳۳۴ ای بی میلسی۔ چک ۱۶۳ ڈبلیو بی

(۶) بہاولپور ڈویژن :-

۱۔ سو فیصدی حصہ مرکز ادا کرنیوالی مجالس۔ لیہ۔ چاہ اسماعیل والہ۔ شادن لنڈ۔ بھادل نگو۔ چک ۱۶۶ دار۔ بھولی خانپور۔ چک ۴۵/پی۔ چک ۲۰/۷-پی۔

۲۔ بجٹ سے کم " مظفرگڑھ۔ علی پور گھلواں۔ بیراج کالونی۔ ڈیرہ غازیخاں۔ کوٹ قیصرانی۔ بستی مندرانی۔ بستی جھنڈے خاں۔

۳۔ بغیر بجٹ " " شہر سلطان۔ چک ۴۸ ہیڈ فتح چک ۱۶۶ مراد

۴۔ نادہند مجالس :- جتوئی۔ چک ۳۹ ڈی بی۔ بیٹ قائم شاہ۔ بستی رنداں۔ بگل گھوٹو۔ چاہ کہاروالہ۔ بیٹ جین والہ۔ بہاولپور۔ چک ۱۶۰ امراد۔ حاصل پور۔ چک ۱۸۳ مراد۔ اوچ شریف۔ چک ۱۴۱ مراد۔ چک ۹ بستی نورپور۔ چک ۱۶۸ مراد۔ چک ۲۲۳/۹-آر۔ چک ۱۴۹/۷-آر۔ چک ۱۸۴/۷-آر۔ چک ۱۶۶/۷-آر۔ چک ۹۳/۶-آر۔ چک ۱۰۲/۷-آر۔ چک ۱۹۱/۷-آر۔ چک ۵۵/۴-آر۔ چک ۷۶/۴-آر۔ چک ۱۶۰/۷-آر۔ چک ۳۲۷/۱۴-آر۔ چک ۱۰۳/۷-آر۔ چک ۲۱۳/۹-آر۔ فورٹ عباس۔ رحیم یار خاں۔ چک ۱۳۲/این-پی۔ چک ۱۰۶/پی۔ چک ۱۲۰/پی۔ کوٹ فرزند علی۔ چک ۷۶/پی

(۷) خیرپور ڈویژن :-

۱۔ سو فیصدی حصہ مرکز ادا کرنیوالی مجالس :- گونڈی۔ چک ۱۲۱ دود ..

۲۔ بجٹ سے کم ادا کرنیوالی مجالس :- جمال پور۔ دوہڑی۔

۳۔ بغیر بجٹ ادا کرنیوالی مجالس :- گوٹھ نبھے خاں۔

. . . .

. . . .

۴۔ نادہندہ مجالس:۔ گوٹھ علی محمد۔ سکھر شکارپور۔ جیکب آباد۔ لاڑکانہ۔ باڈہ ٹھنڈو پرھٹو۔ نواب شاہ۔ باندھی کلڈیارڈو۔ گوٹھ نور محمد۔ گوٹھ شاہ دین گوٹھ امام بخش۔ کوٹ مولا بخش۔ گوٹھ حاجی قمرالدین۔ سورو۔ گوٹھ چوہدری محمد اکرم۔

حیدر آباد ڈویژن

(۱) سو فیصدی حصہ مرکز ادا کرنے والی مجالس:۔ ٹنڈو الہ یار۔ بشیر آباد اسٹیٹ۔ نور نگر فارم۔ چک نمبر ۲۷ الف۔ کوٹ احمدیاں۔

(۲) بجٹ سے کم حصہ مرکز ادا کرنے والی مجالس:۔ حیدر آباد۔ سانگھڑ۔ نصرت آباد محمد آباد۔ کنری۔

(۳) بغیر بجٹ حصہ مرکز ادا کرنے والی مجالس:۔ چھنڑ۔ نبی سر روڈ۔ کوٹ عبداللہ

محمود آباد اسٹیٹ۔ ناصر آباد اسٹیٹ

(۴) نادہندہ مجالس:۔ بدین۔ نواں کوٹ احمدیاں۔ مظفر آباد۔ دیہہ نوتکا۔ دادو۔ رادھن۔ جوہی۔ میرپور خاص۔ جیمس آباد ڈگری۔ چک نمبر ۱۵۱۔ احمد آباد۔ منصور آباد نسیم آباد

۹۔ کراچی ڈویژن

(۱) سو فیصدی حصہ مرکز ادا کرنے والی مجالس:۔ کراچی۔ ڈرگ روڈ

(۲) بجٹ سے کم حصہ مرکز ادا کرنے والی مجالس:۔ ×

(۳) بغیر بجٹ حصہ مرکز ادا کرنے والی مجالس:۔ مائیر کنٹ۔

۱۰۔ کوئٹہ ڈویژن

مجبٹ سے کم ادا کرنے والی مجلس:۔ کوئٹہ

مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

نارتھ ویسٹرن ریلوے (لاہور ڈویژن)

سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں

زیر دستخطی کو بارہ بجے دوپہر بتاریخ ۲۳-۷-۵۷ تک مندرجہ ذیل کاموں کے لئے سربمہر ٹنڈر شیڈول ریٹ کے مطابق درکار ہیں۔ یہ ٹنڈر مطبوعہ فارموں پر جو دفتر ہذا سے ایک روپیہ فی کاپی پر ½۱۱ بجے قبل دوپہر تک مل سکتے ہیں ہونی چاہئیں۔ یہ ٹنڈر اسی تاریخ کو ½۱۲ بجے بعد دوپہر پبلک کے سامنے کھولے جائیں گے۔

نمبر شمار	کام کی نوعیت	اندازاً اخراجات	پیشگی جو ڈویژنل پے ماسٹر این ڈبلیو آر کے پاس جمع کرانی ہوگی	تکمیل عرصہ
(۱) (ا)	جبر چک امرو سیکشن میں جبر دربار صاحب کرتار پور کے درمیان ۱۲-۶/۱ میل پر ڈپ تیار کرنا	اٹھارہ ہزار روپیہ	تین صد ساٹھ روپیہ	تین ماہ
(ب)	اے۔ ای۔ این ڈبلیو وزیر آباد سب ڈویژن میں گجرات وزیر آباد اور سیالکوٹ میں تین لاکھ اینٹ قسم دوم (بمطابق ریلوے نمونہ) مہیا کرنا		تین صد روپیہ	—
(ج)	سپارڈ بنیٹ رسیٹ ہاؤس کے طور پر سیالکوٹ میں دو کمرے معہ سرونٹ کوارٹر تیار کرنا	آٹھ ہزار روپیہ	ایک صد ساٹھ روپیہ	دو ماہ
(د)	بمطابق ریلوے نمونہ تین لاکھ اینٹ قسم دوم بمقام لائلپور مہیا کرنا		تین صد روپیہ	—
(ھ)	قلعہ شیخوپورہ اور شاہدرہ کے درمیان بچینگ پتھر کی لوڈنگ اور ان لوڈنگ	ساڑھے سات ہزار روپیہ	ڈیڑھ صد روپیہ	دو ماہ

(۲) جن ٹھیکیداروں کے نام اس ڈویژن کی منظور شدہ فہرست ٹھیکیداران پر نہ ہوں بہتر ہوگا کہ ٹنڈر دینے سے قبل ۲۳-۷-۵۷ تک اپنے نام رجسٹر کروالیں

(۳) تفصیل شرائط اور ریٹ کے شیڈول کی مطبوعہ کاپی تحت دستخطی کے دفتر میں کسی دن (ماسوائے تعطیلات) دیکھی جاسکتی ہیں

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ این ڈبلیو آر۔ لاہور

نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

دستخط کنندہ ذیل مندرجہ ذیل کاموں کے لئے مطبوعہ شیڈول کے مطابق شیڈول ریٹ کے سربمہر ٹنڈرز ۱۶ جولائی ۱۹۵۷ء کو بارہ بجے دوپہر تک وصول کرے گا۔ ٹنڈر مقررہ فارموں پر داخل کئے جائیں گے۔ جو ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے ۱۶ جولائی کو ساڑھے گیارہ بجے قبل دوپہر تک اس دفتر سے مل سکتے ہیں۔ ٹنڈرز اسی دن ساڑھے بارہ بجے سب کے سامنے کھولے جائیں گے

کام کی نوعیت	تخمینہ لاگت	زرضمانت جو ڈویژنل پے ماسٹر این ڈبلیو آر لاہور کے پاس جمع کرانا ہوگا
لوکو شاپ مغلپورہ کی Bay D. and E. کے فرش کی مرمت	۶۹۰۰۰/۰ روپے	۱۴۰۰/۰ روپے

جن ٹھیکیداروں کے نام اس ڈویژن کی منظور شدہ فہرست میں درج نہیں ہیں انہیں چاہیئے کہ وہ ٹنڈر داخل کرنے سے پہلے ۱۶ جولائی تک اپنے نام رجسٹر کروالیں۔

نرخوں کے مطبوعہ شیڈول اور تفصیلی شرائط اور دیگر کوائف دستخط کنندہ ذیل کے دفتر میں تعطیل کے علاوہ کسی دن بھی دیکھے جاسکتے ہیں

ریلوے ایڈمنسٹریشن کسی کم سے کم نرخ کے ٹنڈر یا کسی بھی ٹنڈر کو منظور کرنے کی پابند نہیں ہوگی۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ۔ لاہور

اعانت الفضل

محترمہ امۃ النصیر گوہر جامعہ نصرت ربوہ نے اپنی بھانجی عزیزہ امۃ الکریم بنت ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب لاکھا روڈ۔ ضلع نوابشاہ کے امسال نصرت گرلز ہائی سکول سے میٹرک میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے کی خوشی میں چار روپے برائے اعانت الفضل ارسال کئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اس کامیابی کو آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین (مینجر الفضل)